

سوشل سائنس جمہوری سیاست

نویں جماعت کے لیے سیاسیات کی درسی کتاب

© NCERT
not to be republished

Blank

سوشل سائنس جمہوری سیاست

نویں جماعت کے لیے سیاسیات کی درسی کتاب



4921

جامعہ ملیہ اسلامیہ



نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ



एन सी ई आर टी
NCERT

پہلا اردو ایڈیشن

جون 2006 ویشاکھ 1927

دیگر طباعت

اپریل 2015 ویشاکھ 1937

اپریل 2019 ویشاکھ 1941

PD 5H SPA

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ 2006

قیمت: ₹ 75.00

سرورق کے اشکال ان کے کارٹونوں سے حاصل کیے گئے ہیں:
آر۔ کے۔ لکشمین
ماریمیرانڈا
ہریش چندر شکلا
(کاک)

جملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کئے بغیر، اس کتاب کے کسی حصے کو دوبارہ چھپ کرنا، یاداشت کے ذریعے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکینیکی، فوٹو کاپنگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترمیم کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جا رہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے، کسی اور سرورق میں تبدیل کر کے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جاسکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جاسکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ برقی خر کے ذریعے یا الیکٹرانک یا کسی اور ذریعہ ظاہر کی جائے تو وہ غلط تصور ہوگی اور ناقابل قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلیکیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمنس سری اروند مارگ نئی دہلی - 110016	فون 011-26562708
108,100 فٹ روڈ ہوسٹلے کیرے ہیلی ایکسٹینشن بنائٹری III اسٹیج بنگلور - 560085	فون 080-26725740
نوجیون ٹرسٹ بھون ڈاک گھر، نوجیون احمد آباد - 380014	فون 079-27541446
سی ڈبلیو سی کیمنس بمقابل ڈھانگل بس اسٹاپ، پانی ہائی کولکٹہ - 700114	فون 033-25530454
سی ڈبلیو سی کامپلیکس مالی گاؤں گواہٹی - 781021	فون 0361-2674869

اشاعتی ٹیم

ہیڈ پبلیکیشن ڈویژن	: محمد سراج انور
چیف پروڈکشن آفیسر	: ارون چتکارا
چیف بزنس مینجر	: ابیناش گلو
چیف ایڈیٹر	: شویتا اُپل
ایڈیٹر	: سید پرویز احمد
اسسٹنٹ پروڈکشن آفیسر	: عبدالنعیم

سرورق اور تزئین	اسکچس	کارٹونس
اورون داس	راجیو کمار	عرفان خان

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ
سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ
ٹریننگ، شری اروند مارگ نئی دہلی نے

میں چھپوا کر پبلیکیشن ڈویژن سے

شائع کیا۔

پیش لفظ

قومی درسیات کا خاکہ (NCF)، 2005 کی سفارشات کے مطابق اسکول کے اندر اور اسکول کے باہر بچوں کی زندگی میں تال میل ہونا لازمی ہے۔ اس اصول کے مد نظر کتابی آموزش کا جو سلسلہ چلا آ رہا تھا اس سے یہ ہٹنے کی علامت ہے۔ اس سلسلے نے ایک ایسے نظام کی تشکیل کی جو اسکول، گھر اور کمیونٹی کے درمیان فاصلہ برقرار رکھتے ہوئے قومی درسیات کے خاکہ کی بنیاد پر تیار کیے گئے نصابوں اور کتابوں نے اس بنیادی نظر کو عملی جامہ پہنانے کی نمایاں کوشش کی ہے۔ اس کے سمجھ کی دخل کے بغیر رٹنے کے رجحان کو کم کرنے اور مختلف مضامین کے درمیان کی گئی حد بندی کو مٹانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ یہ کوشش اور اقدامات ہمیں تعلیم کے اس نظام کے سمت لے جائیں گے جہاں پر بچے کو مرکزیت کا درجہ حاصل ہوگا، جس کا خاکہ تعلیم کی قومی پالیسی 1986 نے تیار کیا تھا۔

ان کاوشوں کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ اسکول کے پرنسپل اور اساتذہ بچوں کو ان کی اپنی آموزش کے لیے کتنی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور بچوں کو سوالات کرنے نیز تصوراتی سرگرمیوں کے لیے کتنا اُکساتے ہیں۔ ہمیں تسلیم کرنا ہوگا کہ بچوں کو فراہم کیے گئے مواقع، اوقات اور آزادی سے ان میں نئی معلومات کا اضافہ ہوتا ہے اور یہ اضافہ اپنے بڑوں سے ملی جانکاری سے حاصل کرتے ہیں۔ نصابی کتابوں کو امتحانات کے لیے واحد بنیاد تسلیم کر لینا ہی ایک ایسی اہم وجہ ہے جس سے مختلف وسائل اور مواقع ضائع ہو جاتے ہیں۔ بچوں میں تخلیق کاری اور پہل کاری کو پیدا کرنا اس وقت ہی ممکن ہے جب ہم بچوں کو عمل میں شرکا کی حیثیت سے تسلیم کریں نہ کہ انہیں علم و معلومات کی ایک مقرر کی گئی مقدار کا حاصل کرنے والا سمجھیں۔

ان مقاصد سے مراد ہے اسکول کے معاملات اور طریقوں میں قابل لحاظ تبدیلی لانا، روزمرہ کے نظام اوقات (ٹائم ٹیبل) میں لچک پیدا کرنا اتنا ہی لازمی ہے جتنا کہ سال بھر کی سرگرمیوں کے لیے تیار کئے گئے کیلنڈر میں پڑھانے کے دنوں کو پڑھائی کے لیے ہی متعین رکھنا۔ بچوں کو پڑھانے اور ان کی جانچ کے لیے اپنائے گئے طریقے بھی یہ طے کرتے ہیں کہ نصابی کتابیں اسکول میں بچوں کو کتنا خوش گوار بناتی ہیں نہ کہ اُجیرن بنانے کا وسیلہ بنتی ہیں۔ نصاب تیار کرنے والوں نے بچوں کی نفسیات اور پڑھائی کے لیے درکار وقت کو ملحوظ رکھتے ہوئے معلومات کی تشکیل نو کر کے نصاب کے بوجھ کو کم کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب غور و فکر کرنے چھوٹے چھوٹے گروپوں میں بات چیت کرنے اور اپنے ہاتھ سے کر کے سیکھنے کو ترجیح دے کر اور ان کے لیے مواقع فراہم کر کے ان کو مشغول کو بڑھاوا دیتی ہے۔

اس کتاب کو تیار کرنے کے لیے درسی کتاب تیار کرنے والی کمیٹی کے ذریعہ کیے گئے کام کی این سی ای آر ٹی ستائش کرتی ہے۔ ہم سماجی علوم میں صلاح کار گروپ کے چیئر پرسن پروفیسر ہری واسودیون اور اس کمیٹی کے کام کی رہنمائی کے لیے اس کتاب کے چیف صلاح کار پروفیسر یوگیندر یادو اور پروفیسر سہاس پلشکار کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ متعدد اساتذہ نے اس کتاب کی تیاری میں تعاون دیا، ہم اس کام کو ممکن بنانے میں ان کے پرنسپل صاحبان کے بھی ممنون ہیں۔ ہم ان اداروں اور تنظیموں کے بھی احسان مند ہیں جنہوں نے اپنے رسائل، مواد اور افرادی صلاحیتوں کو فیاضانہ طور سے استعمال کرنے کی اجازت دی۔ خاص طور سے ہم محکمہ ثانوی تعلیم اور اعلیٰ تعلیم وزارت فروغ انسانی وسائل کے ذریعہ بنائی گئی قومی نگرانی کمیٹی کے چیئر پرسن پروفیسر مری نال میری اور پروفیسر جی۔ پی۔ دلش پانڈے کے دیے ہوئے وقت اور تعاون کے لیے خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔

اس کتاب کے اردو ترجمے کی ذمہ داری بخوبی انجام دینے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ممنون ہیں۔ خاص طور سے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیر الحسن اور محترمہ رخشندہ جلیل کے شکر گزار ہیں جنہوں نے مرکز برائے جواہر لال نہرو اسٹڈیز جامعہ ملیہ کے آؤٹ ریچ پروگرام کے ذریعہ اس عمل میں رابطہ کار کے فرائض بخوبی انجام دیے۔ کونسل اس کتاب کے اردو ترجمہ کے لیے محمد یونس کی شکر گزار ہے۔

اپنی تیار کردہ مطبوعات کے معیار میں ایک باقاعدہ اصلاح اور مسلسل بہتر بنانے والی ایک کمر بستہ تنظیم کی حیثیت سے این سی ای آر ٹی ان آراء اور مشوروں کا خیر مقدم کرتی ہے جو اس کی نظر ثانی کرنے اور بہتری لانے میں اس کو اہل بنائے گی۔

ڈائریکٹر

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

نئی دہلی

20 دسمبر 2005

آپ کے لیے ایک خط

عزیز اساتذہ اور والدین صاحبان،

آپ نے اپنے طلباء یا اپنے بچے سے سنا ہوگا کہ شہریت ایک اُکتا دینے والا مضمون ہے۔ آپ یہ بھی سوچتے ہوں گے کہ ان کی بات میں وزن تو ہے ہی۔ ہمارے ملک میں شہریت سے وابستہ درسیات حکومت کے رسمی اداروں پر مخصوص نظر ڈالتی ہیں۔ ہماری درسی کتابیں آئینی قانون اور طریقہ کار کی تفصیلات سے بھری پڑی ہوتی ہیں جن کو نہایت بے لطف اور اختصار کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔ اس میں تعجب کی کوئی گنجائش نہیں کہ بچے اپنی درسی کتاب میں پڑھے ہوئے نظری مضامین اور اپنی حقیقی زندگی میں ہونے والے واقعات کے درمیان کوئی تعلق نہیں پاتے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ کسی بھی ملک میں نوجوانوں کے لیے شہریت ایک اُکتا دینے والا مضمون بن کر رہ گیا ہے ورنہ ان میں سیاست کے لیے جوش و خروش کی کوئی کمی نہیں ملتی۔

موجودہ درسی کتاب اسی انداز کو تبدیل کرنے کے لیے ایک چھوٹی سی کوشش ہے۔ اس تحریک کی ابتداء قومی درسیات کا خاکہ 2005 نے کی جس نے اس بنیادی تبدیلی لانے کے لئے موقع فراہم کیا۔ این سی ای آر ٹی کے ڈائریکٹر کی جانب سے اس کتاب کے پیش لفظ میں اس نئے درسیات کے فلسفے کو واضح کیا گیا ہے۔ اس کا حصہ شہریت کی روایتی درسیات کو ایک نئے قالب میں ڈھالنا ہے۔ اسی بات کے مد نظر اس کتاب کا نام شہریت سے بدل کر سیاسیات رکھا گیا ہے۔ نئی درسیات اس بات کو تسلیم کرتی ہیں کہ اس مرحلے پر طالب علم ذی فہم بن چکا ہے اور اس کو سیاسیات کے بارے میں جاننے کی مزید ضرورت ہے۔ اس کے مطابق نویں اور دسویں جماعتوں کے طلباء سے سیاسیات کے مختلف پہلوؤں کا تعارف کرائیں گے۔ ایک بار ان میں جمہوریت کے احساس اور جذبے کی نشوونما ہونے کے بعد آپ اُن سے چند موضوع سے وابستہ سوال کر سکتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ جمہوریت کیا ہے؟ جمہوریت کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟ یہ بات واضح ہونے کے بعد آپ اُن کو آئینوں کا تعارف کر سکتے ہیں۔ ان میں یہ ادراک پیدا کر سکتے ہیں کہ ان کو آئین کیا اور کس طرح انتخابات، ادارے اور حقوق جیسے جمہوری سیاست کے تین پہلوؤں کی نمائش کے لیے تیار کریں گے۔ اس سیر کے دوران آپ کا سابقہ متعدد مسلسل موضوعات سے ہوسکتا ہے۔ یہاں پر ہم کو انھیں کوئی متعینہ رائے نہیں دینی چاہئے بلکہ ان کو اپنے بل بوتے پر خود سوچنے کا موقع فراہم کرنا چاہیے۔

اس درسی کتاب کا مقصد سیر سے لطف اندوز ہونے میں طلباء کی مدد کرنا اور ان کی رہنمائی کرنے میں آپ کی مدد کرنا ہے۔ اس کا مقصد طلباء کو صرف معلومات مہیا کرنا نہیں ہے۔ یہ بذات خود سوچنے میں ان کی ہمت افزائی کرتی ہے۔ یہ سوالات کے ذریعہ ان میں بین عمل پیدا کرتی ہے، کہانیوں کہاتوں میں ان کو سیر کراتی ہے اور کارٹونوں کے ذریعہ ان میں گدگداہٹ پیدا کرتی ہے۔ یہ ان کے فروغ پر نظر ثانی کرنے اور سرگرمیوں میں ملوث ہونے میں آپ کی مدد کرتی ہے۔ ان تمام خصوصیات کی وجہ سے پہلے کی درسی کتابوں کی بہ نسبت موجودہ کتاب کی ضخامت میں اضافہ ہوسکتا تھا۔ طلباء پر معلوماتی بوجھ کو کم کیا گیا ہے تاکہ کتاب کے صفحات میں مزید اضافہ نہ ہو۔ اس کتاب کا استعمال کس طرح کیا جائے عنوان سے اگلے صفحات

کا مطالعہ ضرور کیجئے جس سے آپ کتاب کی ان خصوصیات کو استعمال کرنے میں اہل ہوں گے۔ یہ سیر دسویں جماعت کے لئے درسی کتاب میں بھی جاری رہے گی اور جمہوریت کے طریقہ کار پر زیادہ توجہ دے گی۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ سیاست کو زیادہ بہتر طرح سے سمجھنے اور ایک سرگرم اور شریک شہری بننے میں یہ سیر ان کے اندر مزید دلچسپی پیدا کرے گی۔

ہماری اُمیدیں بس آپ سے وابستہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب آپ سے کچھ زیادہ ہی مطالبہ کرتی ہے۔ اب آپ کو نئے ناموں، کا واقعات اور مقامات کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا ہے۔ آپ کے سامنے ایسے سوالات بھی آسکتے ہیں جن کا درسی کتاب میں جواب نہیں ہے۔ آپ کو ایسے حساس اور جذباتی مباحثوں کے ذریعہ طلباء کی رہنمائی کرنی ہے جو قدرتی طور سے اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب ہم سیاست پر بحث کرتے ہیں۔ جب آپ تھکاوٹ یا اکتاہٹ محسوس کریں تو خوش طبعی کے لئے موضوع بدل دیجئے۔ اگر آپ کا طالب علم کوئی ایسا سوال کرے جس کا جواب دینا آپ کے لیے مشکل ہو یا جب وہ کوئی ایسی معلومات حاصل کرنا چاہے جس کو ڈھونڈھ نکالنا آسان نہ ہو یا کوئی ایسی رائے ظاہر کرے جس کو آپ منظور نہ کرتے ہوں، تو ایک اُستاد اور سرپرست کی حیثیت سے یہی آپ کی کامیابی کی نشانی ہوگی۔ جیسا کہ ہم سب بھی جانتے ہیں کہ طلباء کو سوال کرنے کے لیے اُکسانا، ایک طالب علم اور جمہوریت کے شہریوں کی حیثیت سے ان کے سیکھنے کے عمل میں ایک کلیدی حیثیت کا حامل ہوتا ہے۔ یہی وہ خصوصیت ہے جس کو اُبھارنے میں موجودہ کتاب کوشش کرتی ہے۔

اس اکتادہ دینے والی شہریت سے چھٹکارا پانے کے لیے ہمارے ملک میں شاید پہلی بار یہ سوچنے کے لیے سیاسی ماہرین، اساتذہ اور ماہرین تعلیم کے ایک گروپ کو یک جا کیا گیا ہے کہ ہم اپنی اگلی نسل کو سیاست کا مضمون کس طرح پڑھائیں۔ اس گروپ کے بارے میں آپ صفحہ ۷ پر درسی کتاب کی تیاری کمیٹی میں پڑھ سکتے ہیں۔ ان تمام ساتھیوں نے اپنے تعلیمی سال میں اس غیر متوقع کام کے لیے اپنا قیمتی وقت اور ذہنی کاوش کا استعمال کیا۔ پروفیسر کرشن کمار، ڈائریکٹر، این سی ای آر ٹی نے نہ صرف ہمیں اس خوش گوار فریضے میں لگایا بلکہ ہر مرحلے پر ہم کو سہارا دیا۔ پروفیسر ہری واسودیون اور پروفیسر گوپال گردنے اس تجربے کو وہ تحفظ مہیا کیا جس کو اس وقت ضرورت تھی۔ پروفیسر مری نال میری پروفیسر جی۔ پی۔ دلش پانڈے اور قومی نگرانی کمیٹی کے دوسرے ممبران نے اپنے گراں قدر مشوروں سے نوازا۔ اس تجربے کے دوران متعدد ساتھیوں کا ساتھ حاصل ہوا، جن میں سفیر جارج ہاسینے، ارونسر دانا، ادتیہ نگم، سمن لتا اور چاندنی کھنڈو جا قابل ذکر ہیں جنہوں نے مسودے کے مختلف حصوں کو پڑھا اور قیمتی مواد مہیا کیا۔ کئی مواقع پر اس تجربے کے لیے لوک نیٹی ریسرچ پروگرام اور ماہرین اور لاجسٹک (logistic) وسائل کے لیے ترقی پذیر سماجوں کے مطالعہ کے لیے مرکز کے لوک نیٹی نیٹ ورک تک پہنچنا پڑا۔ ان سب سے بالاتر اس تجربے کے نتیجے میں ہم کو الیگز ایم۔ جارج، پنکج پشکر، اورمنیش جین کی بصیرت اور توانائی حاصل ہوئی جو تین ایسے نوجوان ماہرین تعلیم ہیں جو بنیادی فن تعلیم کے پابند ہیں اور جنہوں نے اہم اسکولی تعلیم سے وابستہ چیلنج کے بارے میں سوچنا سکھایا۔ ڈیزائنر اور ون داس اور کارٹونسٹ عرفان خان نے اس کتاب کو ایک حقیقت بنانے میں ہماری مدد کی۔

ہمیں اُمید ہے کہ آپ اور طلباء اس کتاب سے لطف اندوز ہوں گے اور شاید سیاست پر ایک قابل قدر چیز کی حیثیت سے نظر ڈالیں گے، جو ایک ایسی چیز ہے جو سنجیدگی سے لینے کے قابل ہے اور ایک ایسا مضمون ہے جو پڑھنے کے لائق ہے۔ ہم آپ کی آراء کے منتظر ہیں۔

یوگیندر یادو

سہاس پلشکر

چیف صلاح کار

کے۔ سی۔ سوری

صلاح کار

اس کتاب سے استفادہ کیسے کریں

عمومی جائزہ ہر باب کی شروعات میں دیا گیا ہے آپ باب کے مقصد اور باقی کتاب کے ساتھ کس طرح یہ مربوط ہے اسے سمجھنے کے لیے اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ یہ باب کے مختلف سیکشنوں کے پس پردہ معقولیت کی وضاحت میں بھی مدد کرتا ہے۔ اگر آپ کو شبہ ہو کہ کیا پڑھانا ہے کس بات پر زور دینا ہے اور کس طرح کے سوالات پوچھنے ہیں تب آپ براہ کرم عمومی جائزہ سے پھر رجوع کریں۔

سیکشن اور ذیلی سیکشن باب کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کرنے میں آپ کی مدد کرتے ہیں، اس طرح آپ اسے ایک ایک کر کے اختیار کر سکتے ہیں۔ ہر باب کو عام طور پر چار سیکشنوں میں تقسیم کیا گیا ہے جن میں سے ہر ایک کو آپ تین پیریڈ میں مکمل کر سکتے ہیں۔ **سیکشن کے عنوانات** نمبر شمار کے حساب سے دیے گئے ہیں اور باب میں ہی ایک نئی تھیم (مرکزی خیال) کی شروعات ظاہر کرتے ہیں۔ **ذیلی سیکشن کے عنوانات** آپ کے لیے ایک آسان سا وقفہ فراہم کرتے ہیں تاکہ آپ کسی ایک نقطے کا خلاصہ کر سکیں اور پھر اگلے سیکشن کی طرف بڑھیں۔ دیے گئے باکس بڑی حد تک اصل متن کے حصے کے طور پر اور مطالعے کی غرض سے ہیں۔ ان سے مزید معلومات فراہم ہوتی ہے یا تجزیہ حاصل ہوتا ہے جو کہ تھوڑے سے تنوع کے لیے مطلوبہ ہوتا ہے۔

ہر باب زندگی کی ایک یا زیادہ سچی کہانیوں یا خیالی مکالمے سے شروع ہوتا ہے۔ اس سے باب میں بحث کیے گئے بعض مرکزی امور میں دلچسپی اور سمجھ پیدا ہوتی ہے۔ سیکشن یا ذیلی سیکشن میں کبھی کبھی چھوٹی چھوٹی کہانیوں یا مثالوں کے استعمال طالب علم کی رہنمائی کے لیے دیے گئے ہیں۔ براہ کرم اس کہانی کو اس کی ساری تفصیلات کے ساتھ بتائیں۔ اگر آپ ایسا کر سکیں تو براہ کرم یہاں جو دی گئی ہیں، اس میں مزید تفصیلات شامل کریں۔ اس مرحلے پر کہانی کی پوری اہمیت پر طالب علم کی گرفت نہیں قائم ہو پاتی، اس صورت میں آپ کو بہت زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جیسے جیسے باب میں آگے پڑھا جائے گا، اس ابتدائی کہانی سے نتیجہ اخذ ہوگا اور ایک ٹھوس خلاصہ فراہم ہوگا۔ لیکن براہ کرم طلباء سے سال، شخصیتوں کے نام یا مقامات وغیرہ جیسے کہانی کے حقائق اور تفصیلات کو یاد کرنے کے لیے نہ کہیں۔ یہی بات اس کتاب میں اس کتاب میں استعمال کی گئی کسی دوسری مثال کے بارے میں بھی لاگو ہوگی۔ اس سے ان کی دلچسپی ختم ہو جائے گی اور کہانیوں کے استعمال کا بنیادی مقصد فوت ہو جائے گا۔ اگر کہانی اچھی ہے تب بعض تفصیلات ان کی یادداشت میں رہ جائیں گی۔ اگر کوئی تفصیل ان کے ذہن میں نہیں رہتی لیکن وہ اس طرح کی کسی مثال سے عام بات اخذ کر سکتے ہوں تب بعض تفصیلات ان کی یادداشت میں رہ جائیں گی۔ اگر کوئی تفصیل ان کے ذہن میں نہیں رہتی لیکن وہ اس طرح کی کسی مثال سے عام بات اخذ کر سکتے ہیں۔ اس صورت میں بھی ہم نے اپنے کام میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔





منی اورانی دو کردار ہیں جو اس کتاب کے لیے کارٹونسٹ عرفان خان نے خاص طور پر وضع کیا ہے۔ یہ دونوں وقتاً فوقتاً ہر طرح کے سوالات پوچھتے ہیں خواہ وہ شری، بے تعلق، شوخ یا ناممکن ہی کیوں نہ ہو۔ متن میں پیش کیے گئے نقاط کے ذریعہ سوالات دل میں ولولہ پیدا کرتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر معاملوں میں آپ اکیلے درسی کتاب میں بھی جواب نہیں پائیں گے۔ منی اورانی طلباء کو یقین دلانے میں یہاں پر ہیں کہ وہ دلچسپ یا عجیب طرح کے خیالات جو ان کے ذہنوں میں پیدا ہوتے ہیں وہ احمقانہ نہیں ہیں اور اس طرح کے سوالات پوچھنے میں ان کی ہمت افزائی ہونی چاہیے۔ وہ اس بات کی گنجائش فراہم کرتی ہیں کہ وہ الگ ہٹ کر کچھ سوالات پوچھیں اور معمول سے الگ مباحثہ انجام دیں جو کہ اکثر کبھی کبھی خالص یا اصل کی نسبت زیادہ بہتر ثابت ہوتا ہے۔ براہ کرم ان سوالات کا استعمال جانچ کے لیے نہ کریں۔



آپ نے اس کتاب میں بہت سارے کارٹونوں اور تصویروں پر بھی غور کیا ہوگا۔ اس سے یکسانیت یا اکتاہٹ دور کرنے میں بصری مدد ملے گی اور کچھ دلچسپی پیدا ہوگی۔ لیکن یہ شبہات مزید کچھ کرنے کی غرض سے پیش کی گئی ہیں۔ یہ تدریسی اور تعلیمی عمل کاری کی اجزاء ہیں۔ ہر تصویر کارٹون وغیرہ کے ساتھ تعارفی الفاظ، پس منظر معلومات فراہم کرتے ہیں۔ یہ طالب علم کو پیغام کے فوری ادراک میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ براہ کرم ہر کارٹون یا تصویر پر توقف کریں اور پیغام پڑھنے میں طلباء کو شامل ہونے دیں۔ اگر آپ ایسا کر سکتے ہیں تب براہ کرم اپنی علاقائی زبانوں سے کچھ مزید کارٹون منتخب کریں اور ان کا استعمال کریں۔ اسی طرح طلباء کے لیے نامعلوم ممالک کے متعدد نقشے اور بہت سے حوالہ جات ہیں۔ اس کتاب کا ایک مقصد تو یہ ہے کہ طالب علم کے تخیل کو ہمارے اپنے ملک سے کچھ اور آگے بڑھایا جائے۔ اس کتاب کو پڑھاتے وقت دنیا کے جدید سیاسی نقشے کو بھی سامنے رکھیں اور اس سے رجوع کریں۔



اپنی پیش رفت کی جانچ کیجیے سے متعلق سوالات عا طور پر ہر سیکشن کے آخر میں پیش کیے گئے ہیں۔ ان سوالات سے آپ کو یہ موقع حاصل ہوگا کہ یہ دیکھ سکیں کہ طلباء نے اس سیکشن میں بحث کی گئی باتوں کو سمجھ لیا ہے۔ یہ سوالات آپ کے لیے اس بات کی بھی دلیل ہیں کہ آپ کو کس طرح کی تعلیم پر زور دینا ہوگا؟ ہم آپ پر یہ بھی زور دینا چاہیں گے کہ براہ کرم اس طرح کے مزید سوالات بنائیں تاکہ طلباء رٹنے کے ذریعہ تعلیم حاصل کرنے کی عادت ختم کریں۔



سرگرمی میں طلباء کے ذریعہ کلاس روم کے اندر یا کلاس روم کے باہر چیزوں کو انجام دینا شامل ہے۔ آپ کو افراد یا گروپوں کو کاموں کی تفویض کے ذریعہ ان کی رہنمائی کیے جانے کی ضرورت ہے۔ باب میں سرگرمی اور اس کا مقام صرف ترغیبی نوعیت کا ہے۔ اگر آپ کے خیال میں کوئی ایسی سرگرمی ہے جو طلباء کو ان کی اپنی زندگی سے بہتر طور پر ہم آہنگ کرتی ہے تب آپ اپنے حساب سے اسے بدلنے میں آزاد ہیں۔



نامعلوم الفاظ یا تصورات کی فرہنگ باب کے آخر میں آتی ہے۔ اس طرح کے الفاظ سرخ رنگ میں دکھائی دیں گے اگر انہیں پہلی بار استعمال کیا گیا ہے۔ فرہنگ سے رجوع کرنے اور مختلف سیاق و سباق میں لفظ کو استعمال کرنا، سیکھنے کے سلسلے میں طلباء کی حوصلہ افزائی کیجئے۔ لیکن فرہنگ میں دی گئی تعریف کو انہیں یاد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

مشقیں ہر باب کے آخر میں آتی ہیں۔ آپ غور کریں گے کہ معاملے کے لحاظ سے استعمال کیے جانے والے سوالوں کی نسبت یہاں بہت سے اور سوالات بھی ہیں۔ آپ یہ بھی غور کریں گے کہ یہ سوالات مختلف قسم کے ہیں۔ یہ سوالات باب میں جو کچھ پڑھا گیا ہے اس سے متعلق طالب علم کی یادداشت دہرانے کی صلاحیت کی جانچ نہیں کرتے۔ نئے قومی نصابات کے خاکے کے طرز کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہم نے وہ سوالات پوچھے ہیں جس میں تشریح، اطلاق، تجزیہ اور استدلال درکار ہوتا ہے اور یہ باب میں جو کچھ پڑھایا گیا ہے، اس پر مبنی ہے۔ آپ کو ان مشقوں پر عمل کیے جانے کے سلسلے میں طلباء کو کچھ وقت دینے کی ضرورت ہوگی۔ آپ یہاں مجوزہ سوالات کی نسبت نئے اور بہتر سوالات اور انھیں طالب علم کی جانچ کے سلسلے میں پیش کرنے کے لیے آزاد ہیں۔

آئیے اخبار پڑھیں۔ یہ مشق اور سرگرمی ہے۔ آپ اس کا استعمال اس یقین دہانی کے لیے کر سکتے ہیں کہ طلباء نے مختلف سیاق و سباق میں جو کچھ سیکھا ہے اس کا اطلاق کر سکیں۔ آپ اخبار پڑھنے کی عادت کی حوصلہ افزائی کے لیے بھی اس کا استعمال کر سکتے ہیں۔ جہاں زیادہ تر طلباء ٹیلی ویژن، نیوز چینلوں کی رسائی کرتے ہیں، آپ یہاں مجوزہ پروجیکٹوں کی تکمیل یا اصلاح خبروں اور حالات حاضرہ کے پروگراموں کا دیکھنا، شامل کر کے کر سکتے ہیں۔ یہاں پھر آپ اپنے طلباء کے سیاق و سباق اور وسائل کے لحاظ سے مناسب و مختلف پروجیکٹ پر غور کر سکتے ہیں اور یقیناً اس معاملے میں آپ کا فیصلہ صحیح ہوگا۔



بازرسی کے لیے گزارش

آپ نے اس درسی کتاب کو کس طرح پسند کیا؟ اسے پڑھنے یا اس سے استفادہ کرنے میں آپ کا تجربہ کیا تھا؟ کیا دشواریاں آپ کے سامنے پیش آئیں؟ اس کتاب کی اگلی اشاعت میں آپ کیا تبدیلیاں دیکھنا چاہیں گے؟ ان سبھی کے بارے میں اور اس درسی کتاب سے متعلق کسی دیگر معاملے کے بارے میں تحریر کیجیے۔ آپ ایک ٹیچر، والدین، طالب علم یا محض ایک عام قاری ہو سکتے ہیں۔ ہم کسی طرح کی بازری (Feed back) کی قدر شناسی کرتے ہیں۔

برائے مہربانی لکھئے:

کوآرڈینیٹر (سیاسیات)

ڈپارٹمنٹ آف سوشل سائنسیز اینڈ ہیومنٹیز

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

اروند مارگ، نئی دہلی۔ 110016

آپ politics.ncert@gmail.com پر ای میل بھیج سکتے ہیں۔

درسی کتاب تیار کرنے والی کمیٹی

ثانوی سطح پر سماجی سائنس کی درسی کتابوں کی مشاورتی کمیٹی کے چیئر پرسن

ہری واسودیون، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ہسٹری، یونیورسٹی آف کلکتہ، کولکاتا

خصوصی صلاح کار

یوگیندر یادو، سینئر فیلو، سینٹر فار اسٹڈی آف ڈیولپنگ سوسائٹیز، دہلی

سہاس پشکار، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف پالیٹکس اینڈ پبلک ایڈمنسٹریشن، یونیورسٹی آف پونے، مہاراشٹر

صلاح کار

کے۔سی سوری، پروفیسر، ناگ ارجن یونیورسٹی، گنٹور، آندھرا پردیش

ٹیم ممبران

الیکز ایم۔ جارج، ان ڈپنڈنٹ ریسرچر، ایلووی، ضلع کنور، کیرالا

امان مدن، ڈپارٹمنٹ آف ہیومنیز اینڈ سوشل سائنسز، انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی، کانپور، اتر پردیش

مالنی گھوش، نر نتر، سینٹر فار جینڈرائنڈ ایجوکیشن، B-64، سرودیہ انکلیو، نئی دہلی

منیش جین، پی جی ٹی، موجودہ ڈاکٹر اسٹوینٹ، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن، یونیورسٹی آف دہلی، دہلی

منظف اسعدی، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف پالیٹکل سائنس، میسور یونیورسٹی، مانس گنگوتری

نرجا گوپال جیال، پروفیسر، سینٹر فار اسٹڈی آف لائینڈ گورننس، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

پنکج پٹیل، لیکچرر، ڈائریکٹوریٹ آف ہائر ایجوکیشن، گورنمنٹ آف اتر اچل، دہرادون، اتر اچل

سیا ساچی باسورائے چودھری، پروفیسر، رابندر بھارتی یونیورسٹی، کولکاتا

ممبر کوآرڈینیٹر

بجنے دو بے، ریڈر، ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

اظہار تشکر

ہم درج ذیل ممبران کے اشتراک کے لیے شکر گزار ہیں: انجو آئند، پی جی ٹی، جی۔ ایم پبلک اسکول آر۔ کے۔ پورم، سیکٹر VII، نئی دہلی؛ امیت، آدھار شیلہ اسکول، گاؤں ساکل، پوسٹ آفس چھتالی، ضلع بدوانی، مدھیہ پردیش؛ اے کاماتی جے۔ ایس۔ ایس۔ پبلک اسکول، بنا شنکری، بنگلور، کرناٹک؛ اورند موہن، ایسو سی ایٹ ایڈیٹر، دینک ہندوستان، کستور با گاندھی مارگ، نئی دہلی؛ انور ادھاسین، پی جی ٹی، اسپرنگ ڈیلز اسکول، دھولا کنواں، نئی دہلی؛ پی۔ جیشا، نوبل پبلک اسکول، منجیری، ضلع مالا پورم، کیرالہ؛ رام مورتی، آزاد مسحق اور ٹیچر، ننگل سلاٹگری، ضلع اونا، ہماچل پردیش، مدن سہنی، پی جی ٹی، گورنمنٹ سینئر سیکنڈری اسکول، آر۔ کے۔ پورم سیکٹر VII، نئی دہلی؛ اوشا رانی تریپاٹھی، پی جی ٹی، کیندریہ ودیا لیلہ، بولا رام، سکندر آباد، آندھرا پردیش، یاے پرنٹن، پی جی ٹی، گورنمنٹ ہائر سیکنڈری اسکول، دوئی مکھ، ایٹھ نگر، اروناچل پردیش، شریعتی سباراؤ، ایس ایس ٹی ٹیچر، بی جی ایس انٹرنیشنل اسکول، نیپیانندا، بنگلور، کرناٹک۔

اینگل بوی گان، پیٹرک چپالے، اسٹیفن پیرے، ایریس، عماد حجاج، نیری لی کان، جان ٹریور، ارک آلی، سیمانکا، ایم۔ ای۔ کوہن کے کارٹونوں کی کاپی رائٹ فراہم کرنے کے لیے کیگل کارٹونس بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔

ہم، لانیسین (چلی)، ساؤتھ افریقہ ہسٹری آن لائن، GCMMF انڈیا، شگن جاٹ (جبل پور) اور PIB (ہندوستان) کے بھی فوٹو گراف اور شبیہات فراہم کرنے کے لیے شکر گزار ہیں۔

ہم، شنکر آر۔ کے۔ لکشمین، ماریو میرانڈا اور ہرلش چندر شکلا (کاک) کے خاص طور پر شکر گزار ہیں کہ انھوں نے اپنے کارٹونوں کے استعمال کی اجازت دی۔

اس کتاب کی تیاری کے لیے کونسل کاپی ایڈیٹرز ڈاکٹر ارشاد نیر اور حسن البتّا، پروف ریڈر شبنم ناز، ڈی ٹی پی آپریٹرز شائلہ فاطمہ، فلاح الدین فلاحتی، محمد وزیر عالم اور نرگس اسلام اور کمپیوٹر اسٹیشن انچارج پرش رام کوشک کی تہہ دل سے شکر گزار ہے۔